حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کا مجموعہ

مواعظِ اشرفیہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۂ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء
مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی ۱
فون: ۷۷۷۷۶۲۰، ۷۷۷۰۰۹۴

ایسا ہی تھا چنانچہ زلیخا کو آپ کے حسن کی سہار ہو گئی تھی انہوں نے ایک دن بھی ہاتھ نہیں کاٹے، اور ایک نوع حسن کی یہ ہے کہ دفعۃً تو متحیر نہ کرے مگر جوں جوں اس کو دیکھا جائے تحمل سے باہر ہوتا جائے جس قدر غور کیا جائے اسی قدر دل میں گھستا جائے اسیکو ایک شاعر بیان کرتا ہے ؂

یزیدك وجهه حسنا اذا ما زدته نظرا

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسن ایسا ہی تھا کہ اس میں دفعۃً متحیر کر دینے کی شان ظاہر نہ تھی کیونکہ آپ میں خداداد عظمت و جلال کی ایک شان ایسی تھی کہ دیکھنے والے پر سب سے پہلے اس کا ایسا اثر پڑتا تھا جس کی وجہ سے دیکھتے ہی نیا آدمی مرعوب ہو جاتا تھا اس کو حسن صورت پر آنکھ بھر کر نگاہ ڈالنے کی مہلت ہی نہ ملتی تھی تاکہ تحیر کی نوبت آوے كَمَا فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ مَنْ رَاٰهُ بَدَاهَةً هَابَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ جامع)

(جیسا حدیث شریف علی میں ہے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا آپ سے مرعوب ہو جاتا اس کو ترمذی نے شمائل میں نقل کیا ہے)

البتہ جتنا کوئی پاس رہتا اتنا ہی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسن اس پر منکشف ہوتا تھا اور دن بدن دل میں گھر کرتا چلا جاتا تھا (كَمَا فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ الْمَذْكُوْرِ وَمَنْ خَالَطَهٗ بَشَاشَتَهٗ اَحَبَّهٗ ١٢)

(جیسا کہ حدیث علی مذکور میں ہے اور جو شخص آپ سے ملتا تو آپ سے محبت کرنے لگتا)

یوسف علیہ السلام کے حسن پر عورتوں کا عاشق ہو جانا منقول ہے مگر فی نفسہ یہ زیادہ بعید نہیں بلکہ فطری امر ہے جو عادت کے مطابق ہے گو کسی درجہ خاص میں خارق عادت بھی ہے اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرد عاشق تھے جن میں ~~عے~~ بچے بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے مردوں کا عاشق ہونا وہ بھی (بچوں اور بوڑھوں

ع؎ جیسا کہ حدیث میں دو نوجوان بچوں کا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ابوجہل پر حملہ آور ہونا مذکور ہے انہوں نے یہ سن لیا تھا کہ ابوجہل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت دشمن ہے اس لئے دونوں اس کے

۴ قتل کیلئے بیتاب تھے جب معرکہ بدر میں ابوجہل کی صورت نظر ۹ پڑی فوراً دونوں اسپر دوڑے اور ذراسی دیر میں اس کو تہ تیغ کردیا ۲

کا یہ فی نفسہٖ یہی بہت عجیب ہے ایک عاشق صحابی فرماتے ہیں۔ رَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ وَالْقَمَرُ طَالِعٌ فَکُنْتُ اَرٰی اِلَی الْقَمَرِ مَرَّۃً وَاِلٰی وَجْھِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً فَوَاللّٰہِ کَانَ وَجْھُہٗ اَحْسَنَ مِنْہُ ا او کما قال) یعنی ایک رات میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سُرخ (دھارے دار) جوڑے میں دیکھا اس وقت چاند نکلا ہوا تھا تو میں کبھی آپ کے چہرہ پر نظر کرتا کبھی چاند کو دیکھتا۔ بخدا آپ کا چہرۂ مبارک چاند سے زیادہ خوبصورت تھا اسیکو کسی شاعر نے عجیب لطیف عنوان سے تعبیر کیا ہے ؎

گہے بروئے تو گاہے بسوئے مہ نگرم کند مقابلہ چوں کس کتاب را تنہا

یعنی کتاب کے مقابلہ کیلئے تو دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے میں تنہا کیونکر مقابلہ کروں ایک مرتبہ حضرت طلحہ صحابی رضی اللہ عنہ نے لڑائی میں اپنے ہاتھوں کو حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا سپر بنایا تھا کفار کے جتنے تیر آتے وہ سب کو اپنے ہاتھ پر روکتے تھے تاکہ حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے تیر نہ لگنے پائے یہ عشق نہ تھا تو کیا تھا اس کے علاوہ صحابہ کی محبت کے واقعات کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں۔

بہت صحابہ نے آپ کی محبت میں گھر چھوڑا باہر چھوڑا بیوی بچے چھوڑے اپنے عزیزوں کو جبکہ وہ حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے مخالف ہوتے بے دریغ قتل کیا حتٰی کہ خود اپنی جانیں حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر نثار کر دیں اور سر کٹوا دیئے

اسی حسن کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ؎

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْرَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

یعنی حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا حسن دل میں گھستا تھا اگر آپ کو زنانِ مصر دیکھ لیتیں تو بجائے ہاتھوں کے دلوں کو چیر پھاڑ دیتیں پس اجمالاً حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم حسن کے متعلق میں اتنی گفتگو پر کفایت کرتا ہوں اور حقیقت میں اتنا بھی میرے مذاق کے خلاف ہے۔ باقی اس باب میں تفصیلی گفتگو کرنا تو میرے مذاق کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اس میں ایہام تنقیص کا ہوجاتا ہے۔